إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

زندہ سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو بس یہی دو پشت چار پشت

بفضل خداوند لطیف رسالہ ہذا از تالیف و تصنیف جناب ابو العمید مولوی محمد عبد المجید صاحب امام مسجد قلعہ مؤلف گلشن ابراہیم خلیل و مکائد النساء حصہ اول و دوم و چراغ نماز حصہ اول مقیم مالیگاؤں بسمی

مجید غفار

المعروف بہ

۱۳۳۵ھ ۱۹۱۷ء

قول مختار

دربابت

بار اول ۱۰۰۰ قیمت ۱ر

مسجد ضرار

بلا اجازت مؤلف اس کے طبع کرنے کا کسی کو مجاز نہیں

جس رسالہ پر مہر یا دستخط قلمی مؤلف کی نہ ہو وہ مسروقہ ہے

بحسن خواہش جناب سیٹھ غریب اللہ سردار و ملا عظیم اللہ مقدم تا بیمیل و حکیم امان اللہ و میاںجی جان محمد صاحبان برہانپوری عمّ فیضہم

شکریہ:۔ میں ان حضرات کا نہایت شکر گزار ہوں کہ ان کی کوشش اور توجہ سے یہ رسالہ چھپا۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ خاکسار مؤلف

مصطفائی اسٹیم پریس نل بازار بمبئی میں چھپا اور مالیگاؤں سے شائع ہوا

(پرنٹر بابا میاں خطیب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اما بعد بندہ راجی رحمت رب رشید۔ احقر ابو العمید۔ محمد عبد المجید عفا اللہ الوحید امام مسجد قلعہ خلف جناب حاجی حافظ مولانا مولوی محمد نصر اللہ عرف حافظ بابو صاحب مغفور مقیم مالیگاؤن عرض کرتا ہے کہ میرے پاس مسجد ضرار کے متعلق معزز عالمون کے چند فتوی موجود ہین میرا ارادہ ہوا کہ انھین کسی ایسے رسالے مین درج کر دئے جائین کہ اسمین مختصر مضامین نفاق اور اتفاق کے بھی ہون اور اسے طبع کرا کے ہر صاحب عظام بلکہ ہر خاص و عام کے ہاتھ تقسیم کر دیا جائے اور ہمارے برادران اہل اسلام اسکے ذریعہ سے نفاق کے زمام کو چھوڑ کر عنان اتفاق تھام لین اور ہٹ دھرمی کو بالائے طاق کر کے انصاف سے کام لین اور وہ یہ بھی سمجھہ لین کہ ان باتون سے مسجد ضرار کی بنیاد قائم ہوتی ہے اور اوسکا حکم یہ ہے اور وہ ہے۔ لہذا اسے جمعہ ۱۸ محرم ۱۳۳۴ھ کو لکھنا شروع کیا واللہ المستعان علی ما تصفون۔

توضیح پہلے ہر مسلمان صاحب ایمان کو یہ جاننا ضروری بلکہ فرض عین ہے کہ مسجد کو مسجد ضرار کب کہتے ہین اور اسکا حکم کیا ہے۔ شریعت نے اسکے تخریب اور تحریق کا حکم کیون دیا ہے ایسی مسجد مین نماز درست ہے یا نہین بانی مسجد ضرار کسی گناہ کے مستحق اور مستلزم ہین یا نہین لہذا اسکے ضرار ہونیکی اصل صورت یہ ہے کہ ہمارے برادران اہل اسلام خواہ وہ مقتدی ہون یا امام پہلے پہل یہ لوگ باہم متفق ہو کر کسی مسجد مین نماز ادا کرتے ہین جب کبھی دینی یا دنیوی معاملات مین کسی قسم کی باہم گفتگو اور تنازع ہوا تو اونھین بھائیون مین سے دو فریق ہو کر ایک جماعت تو اسی مسجد مین نماز پڑھتی رہتی ہے اور دوسری جماعت محض اپنی نفسانیت اور ضد سے اسکے مقابلہ مین ایک سوا اینٹ کی مسجد علحدہ بنا لیتی ہے بعد ازان یون فتوی جاری کرتے ہین کہ کیا ہم اپنی مسجد مین نماز پڑھینگے تو نہ ہوگی بخوبی ہوگی اور حالانکہ بعض وقت امام اور صرف ایک ہی مقتدی سے نماز با جماعت ادا کی جاتی ہے یہی باعث ہے کہ اکثر مقامات مین نمازیون تعداد سے مسجدون کی تعداد کہین زیادہ ہے۔ ہمارے اسی شہر مالیگاؤن کو لیجئے کہ مسجدین تو بکثرت مگر نمازیون کا پتہ نہین مثل عنقا ہین تو بھی روز بروز نئی نئی مسجدین بڑھتی اور بنتی جاتی ہین

اور غضب یہ کہ نئی مسجد کی بنیاد قائم کرکے پرانی مسجد کے سامان لینے کا خیال دوڑایا جاتا ہے
پھر اسوقت مولویون سے فتوی دریافت کرتے ہین کہ حضرت مولوی صاحب وہ پرانی مسجد تو
بالکل ہی ویران اور اوجاڑ ہوگئی ہے حتی کہ اب اسکے آباد ہونیکی ذرہ بھی امید نہین کیا اسکی فلان
چیز اس نئی مسجد مین لاکر لگالین تو درست ہے یا نہین اور حالانکہ شریعت سے اسکی سخت
ممانعت اور ناجائز ہے یا کسی سے دریافت بھی نہ کیے اسکی چیز لوگون کی نظرین بچا کر چوری
کرکے لائے اور اپنی اس نئی مسجد مین لالگادیئے اس حالت مین اگر کسی نے دیکھ بھی لیا تو خود
ہی یہ فتوی اور مسئلہ پیش کردیتے ہین کہ بھائی وہ بھی تو خدا خانہ ہی ہے مسجد ہی مین لگائین گے
اس مین نہ لگی اوس مین لگی اس سے بگڑا ہی کیا ہے اللہ اکبر ہماری یہ کیا سمجھ ہے کہ قدیم مسجد تو
ویران ہو اور جدید مسجد کی آبادی کے لیے کوشان ہون مہربانو خدا کے یہان تمہین اسکا جواب
دینا ہوگا ہمارے سردار دوعالم حضرت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو تمہین شرمانا ہوگا
اسوقت کچھ بن نہ آئیگی لطیفہ۔ اسیطرح کانپور مین ایک شخص نے مسجد بنوائی اوہر دوسرے
براوری کے بھائیون نے اسکے مقابلے پر محض ضد سے ایک دوسری مسجد تیار کی جب دونون
مسجدین بنکر تیار ہوگئین تو اب نمازیون کی فکر ہوئی آخر یہ تجویز ہوگئی کہ ہر نماز کے بعد شیرینی
تقسیم کی جایا کرے تا کہ نمازی بڑھین اللہ غنی دوستو کیا وہ پرانی مسجد جسمین تم ہمیشہ نماز پڑھتے
رہے مسجد ہی نہ رہی اور تمھاری یہ مسجد اب مسجد ہوئی (ہائے تمھاری ایسی سمجھ پر مین قربان جاؤن)
نہین ہرگز نہین بلکہ اللہ تعالی اسی قسم کی مسجدون کے گرادینے اور جلادینے کا حکم فرمایا ہے اور اسی
آیہ شریفہ سے مسجد ضرار کی تخریب اور تحریق کا ثبوت صریح مسطور ہے وہ یہ ہے وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا
مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ
وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۰ اَفَمَنْ
اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ
بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔ اس آیہ کریمہ کے ترجمہ اور شان نزول سے
پورا پورا مقصود حاصل ہوجائیگا اب اسکے صرف ایک ایک ٹکڑے کا بیان جو بعینہ تفسیر کبیر اور
تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر مدارک اور تفسیر خازن اور تفسیر حسینی وغیرہم مین درج ہے ملاحظہ فرماین
وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا یہ ٹکڑا منافقون کی جماعت کے لئے نازل ہوا ہے وہ لوگ ایک

مسجد ضرار بنائے تاکہ اس سے مسجد قبا کے نمازیوں کو ضرر پہونچے اور وہ بارہ منافق تھے جنکے نام یہ ہین۔ ودیعہ بن ثابت۔ خدام بن خالد۔ انھین دونون کے گھر کی طرف اس مسجد کا دروازہ تھا ثعلبہ بن خاطب۔ حارثہ بن عمرو اور اسکے دونون بیٹے جمع اور زید بھی تھے۔ معتب ابن قشیر۔ عباد بن حنیف اور عباد کا بھائی سہل بن حنیف۔ ابوحبیبہ بن الاذعر۔ ونبتل بن الحارث۔ بجاد بن عثمان اور ایک شخص بحزج بھی تھا۔ وکفرا وتفریقا بین المؤمنین۔ یہ سب باہم متفق ہوکر مسجد قبا ہی مین نماز پڑھتے رہے بعد مین یہ اہل نفاق ایک مسجد ضرار مسجد قبا کے مقابلہ مین تیار کرکے اسمین نماز پڑھنے لگے اور نماز کے ادا مین بھی اختلاف کردیے اور الفاظ مین بھی فرق کر ڈالے انکے ہمراہ مجمع بن حارثہ بھی نماز پڑھنے لگا جب انکی مسجد ضرار بنکر تیار ہوگئی تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسوقت آپ جنگ تبوک کا کل سامان مہیا کرچکے تھے یہ منافق آپ سے عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمنے یہ مسجد اس لئے بنائی ہے کہ رات کو بہت اندھیرا رہا کرتا ہے اور بارش کے ایام مین بھی ہمکو دور ہوجانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور آپکی مسجد فاصلے پر ہے اسوجہ سے یہ مسجد بنائے لہذا ہم لوگ یہ چاہتے ہین کہ آپ ہمارے ساتھ بھی نماز ادا فرمائین اور ہمارے لئے بھی برکت کی دعا طلب کرین آپنے ان لوگون کو کہا کہ اسوقت تو مین سامان سفر مہیا کرچکا ہون ہان جب ادھر سے ہم واپس آئینگے تو انشاء اللہ ہم تمہارے ساتھ اسی مسجد مین نماز پڑھینگے۔ وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل اور اس شخص کے منتظر تھے جو پہلے سے اللہ اور رسول سے لڑ رہا تھا یعنے جب منافق لوگ مسجد تیار کرچکے تو ابوعامر راہب کے وہ منتظر تھے جب مدینہ شریف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ابوعامر نے آپ سے کہا کہ کیون کیسے آئے آپنے فرمایا کہ مین دین ابراہیم اور راہ حق کی ترغیب دیتا ہون ابوعامر نے کہا کہ مین تو انہی کے دین پر ہون آپنے کہا کہ تو اسپر نہین ہے تب اسنے کہا کہ ہان مین اسپر نہین ہون۔ لیکن مین تجکو دین ابراہیم مین داخل ہی کرونگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تو کچھ نہین کرسکتا البتہ مین تجھے زدوکوب کرکے اسمین داخل کردونگا تب ابوعامر کہنے لگا کہ اچھا ہم مین سے جو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ اسکو راندہ درگاہ کرے اور وہ تن تنہا غریب ہی مرے آپ نے اسکی دعا پر آمین کہا پھر اسی روز سے اسکا نام ابوعامر فاسق رکھا اور لفظ راہب کو نکالدیا (راہب مجوسیون کے یہان گوشہ نشین اور پارسا عابد کو کہا جاتا تھا اب ان کو پادری کہتے ہین) پھر جب جنگ احد کا وقت آیا تو وہی ابوعامر تو وہی ابوعامر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا کہ کیا کہون اسوقت میرے پاس کوئی قوم نہین ورنہ تجھے
قتل ہی کرڈالتی لیکن مین ان ہی لوگ کے ہمراہ تجھے قتل کئے بغیر ہرگز نہ چھوڑونگا پھر اسی دن
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ اسکے دل مین بندھا ہی رہا پھر جب جنگ حنین شروع
ہوئی تو لشکر ہوازن کو جو بنی قیس کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے لیکر وہان جا حاضر ہوا تاکہ آپکو
شکست دیکر قتل کرڈالے مگر وہان خود ہی ہزیمت اور شکست کھا کر شام کے ملک مین بھاگا اسنے
وہان سے ان منافقون کو یہ چٹھی لکھی کہ تم لوگ اپنی اپنی استعداد اور استطاعت کیموافق لشکر یو
کے لئے خورش و پوش اور ہر قسم کا اوزار بہت جلد مہیا کرو اور میرے واسطے ایک دوسری
مسجد کسی اور جگہ بنا کر تیار کرو مین یہان سے روم کے بادشاہ کے پاس جانیوالا ہون اور اسکے
پاس سے لشکر کثیر لیکر آؤنگا اور مدینہ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور انکے اصحاب (رضی اللہ
عنہم) کو جلاوطن کردونگا - پھر ابو عامر کے حکم کے موافق ان منافقون نے مسجد قبا کے قریب
ہی ایک دوسری مسجد مسجد ضرار بنائی تو اسی پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وارصادا لمن حارب
اللہ ورسولہ من قبل اسکا ترجمہ اوپر گذرا یعنے یہ اسی شخص ابو عامر کے انتظار مین ہین تاکہ
وہ آوے اور اسکے ہمراہ نماز پڑھین - ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی یعنے وہ لوگ قسم
کھاوینگے کہ ہمارا ارادہ بھلائی کے سوا دوسرا کچھ نہین ہے یعنے ہمارا یہ ارادہ ہے کہ مسلمانون کیلئے
آسان ہو اور جو کہ بوڑھے اور ناتوان ہین ان کے لئے بھی ایذا اور تکلیف نہ ہو کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بہت فاصلے پر ہے واللہ یشہد انہم لکذبون یعنے اللہ تعالیٰ خود ہی
گواہی دیتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سب سراسر جھوٹے اور فسادی ہین تمھین انکا
راز معلوم نہین ہین تمپر انکا بھید ظاہر کردونگا - جب آپ غزوہ تبوک سے واپس ہونے لگے
تو مدینہ شریف کے قریب ہی ایک موضع آوان ہے وہان نزول فرمائے یہ منافق لوگ وہان
جا پہونچے اور کہنے لگے کہ یا حضرت تشریف لیچلئے اور ایفائے وعدہ کرکے ہماری مسجد مین
نماز ادا فرمایئے اسوقت آپ اپنے جسم اطہر سے پیرہن مبارک نکالے ہوئے جلوس فرماتے
تھے اصحابون سے طلب کئے کہ میرا پیرہن لاؤ مین پہن لون تو جاؤن بس اتنے مین اللہ تعالیٰ
نے جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ یہ پیغام بھیجا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ مسجد مسجد ضرار
ہے یہ خبر پاتے ہی آپنے یہ اہتمام کیا کہ مالک ابن الدخشم ، معن بن عدی ، عامر بن السکن
الوحشی قاتل حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہا کہ تم سب کے سب اس مسجد اور اسکے بانی مبانی

کیطرف چلو اور اس ظالم مسجد کو گرا کر اور جلا کر نخس نخس کر ڈالو یہ سنتے ہی وہ لوگ فوراً دار
سالم بن عوف کے پاس آئے اونسے مالک ابن الدخشم نے کہا کہ تم دیکھو مین اپنے اہل کو آگ
سے بچاتا ہون پھر مالک نے اس مسجد ضرار مین کھجور کی بہت سی خشک شاخین جمع کین اور اس
مین آگ لگادی جس سے وہ مسجد ضرار جل بھنکر خاکستر ہوگئی پھر آپ نے یہ حکم فرمایا کہ اس مسجد
کی جگہ کو اب کناسہ (بضم کاف تازی) بنا ڈالو اور اس مین مردار اور کوڑا کرکٹ اور خار و خاشاک
ڈالوادہر اس مسجد ضرار کی یہ تخریب اور تحریق ہوئی اور اودہر ملک شام مین ابو عامر بھی مر کر
نیست و نابود ہوگیا۔ پھر اللہ تعالی انے کہا لا تقم فیہ ابداً اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس مسجد
ضرار مین تو نماز مت پڑھ۔ لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ یعنے وہ
مسجد جسکی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ مسجد قبا ہے وہی بہت لائق ہے تو
اسی مین نماز پڑھ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المتطہرین یعنے اس (مسجد قبا)
مین ایسے مرد لوگ ہین کہ اپنے کو پاک اور صاف رکھنا بہت ہی اچھا سمجھتے ہین اور اللہ تعالی
پاکی کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے یعنے وہ لوگ جنب اور محدثات اور نجاسات سے پاک
رہتے ہین۔ افمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر یعنے جسنے اپنی مسجد کی بنیاد
اللہ کے تقوی اور اسکی رضامندی پر رکھی وہی بہتر ہے امن اسس بنیانہ علی شفا جرف
ھار فانہار بہ فی نار جہنم یعنے جسنے کہ اپنی بنیاد گرنے والی کھائی کے کنارے پر بنائی پس
وہی غار اسے جہنم کی آگ مین لیکر گر پڑیگا واللہ لا یہدی القوم الظلمین یعنے اللہ تعالی ظالم
قوم کو کبھی ہدایت نہین کرتا یہ مطلب اور مدعا ان آیتون سے نکل آیا مسجد ضرار کی کیفیت
معلوم ہوگئی بانی مسجد ضرار ظالم ٹھرے اسکے گرادینے اور جلادینے کا ثبوت کافی ہے اور مسجد
ضرار کی بنیاد نفاق کے باعث ہوئی وغیرہ جیسا کہ ظاہر ہوچکا پس اسی واقعہ کو آپ حضرات
و نیز کل برادران اہل اسلام بغور خیال فرمائین اور انصاف سے کام لین جبکہ ایسی ظالم مسجد
کی تخریب اور تحریق کا شریعت اور آیات قرآنیہ سے حکم ہے تو اس مین نماز کب درست
ہوسکتی ہے اور یہ مثال صادق آتی ہے کہ محنت برباد گناہ لازم جب ظاہر ہوچکا کہ ایسی
مسجد ون مین نماز جائز نہین اور ہم اسی مین پڑھتے ہین تو جتنے روز تم اس مین پڑھوگے اتنے
روز کی فرضیت تمہارے سر سے ہرگز ہرگز نہ ادا ہوگی جسکا مواخذہ محشر کے روز سخت ہوگا
لہذا میرے رفیقو تم ظالم مسجد مین نماز نہ پڑھو اور جان بوجھکر عذاب اخروی سر پر نہ لو کیونکہ

تمھین جتلادیا گیا کہ اگر کسی مسجد پر کسی قسم کا تنازع ہو اور انھین سے چند لوگ ملکر ایک دوسری
مسجد اوسکے مقابلے مین تیار کرلین اور اپنے ہی مسلمان بھائی کی ایذا رسانی کے لئے مستعد
ہوجائین اور محض نفسانیت ہی نفسانیت ہو تو سمجھ لو کہ وہی مسجد ضرار اور ظالم ہے جسکا
حکم تم سن چکے اور انہین باتون سے تم یہ سمجھ سکتے ہو کہ اول فلان مسجد پر جھگڑا ہوا اس کے
بعد اس مین کئی آدمی جدا ہو کر یہ فلان مسجد بنائے ہین پھر جو مسجد ایسی معلوم ہوجائے تو تم کبھی
اس مین نماز نہ پڑھو مین اور بھی ایک موٹی مثال دیکر تمھین بخوبی سمجھائے دیتا ہون مثلت
مثلاً کسی مسجد پر خواہ ہمارے شہر مالیگاؤن کی ہو یا کسی اور شہر کی ہو نمازی لوگ متفق ہو کر وہین
ہمیشہ نماز پڑھا کرتے ہین مگر ان مین کسی دن کسی معاملہ دینی یا دنیوی کے لئے تنازع اور
جھگڑا ہوا اس منازعت کے باعث وہ سب دو فریق ہوگئے تو جو لوگ ان سے نفاق اور
حسد اور محض نفسانیت اور ضد سے جدا ہوگئے اور پہلی مسجد کے مقابلے مین اسی کی ضد پر
ایک دوسری مسجد قائم کرلے تو یہی مسجد مسجد ضرار مین شامل ہے اور ایسی مسجد بھی جو خاص
لوجہ اللہ نہ ہو بلکہ فخر اور مباہات اور ریا کرے یعنے خاص اپنے مال سے مسجد بنا کر دیا اور فخر کرے
کہ یہ ہماری مسجد ہے یا فلان کی ہے یا ایسی کوئی بات کہا جس سے فخر اور ریا ظاہر ہوتا ہے
اور سماعت اور مال غیر طیب سے بنی ہو ان سب پر بھی ضرار کا حکم لاحق ہوتا ہے اب جو لوگ کہ
ایسی ایسی مسجدین بنائی ہون ان سے اگر اللہ کا واسطہ بھی دیکر دریافت کیا جائے مگر کبھی یہ
نہ کہین گے کہ ضرار ہی کی مسجد یا ریا وغیرہ کی ہے بلکہ خواہ مخواہ خدا کی قسم کھا کر یہی کہینگے کہ
ہم نے خاص لوجہ اللہ بنائی ہے جیسا کہ ان منافقون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور چونکہ
ان کے قرینے اور چال ڈھال سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ نفاق سے اپنے ہی مسلمان
بھائی کی ایذا رسانی کے لئے مسجد تیار کئے ہین اصل بات یہ ہے کہ اپنا گناہ خود اپنے منہ سے
کوئی نہین کہتا۔ رفیقو آجکل ہم ایمان والون مین اسقدر نفاق کا مرض پھیل گیا ہے کہ جسکے معالجہ
کے لئے کوئی حکیم حاذق بھی آمادہ نہین ہوتا واقعی اسکا علاج تا حین حیات ممکن نہین افسوس
ہم اہل حق اہل ایمان اہل اسلام ہو کر نفاق کرکے اپنی عمر بھر کا گرانمایہ بیش بہا ایمان جی جان
سے نثار اور برباد کرتے ہین اور صد افسوس اتفاق سے کوسون دور رہتے ہین کیون نہ رہین
اسلئے کہ نفاق مین صرف چار ہی حرف ہین اسکا وزن تو کم ہے اسکا بار ہم اٹھا سکتے ہین۔ مگر
لفظ اتفاق کے چھ حرف ہین اس سے دو زیادہ وہ بہت ہی گران ہے ہم اسے نہین اٹھا سکتے

میرے دوستو ذرا سوچو تو سہی کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونون جہان کے سردار اور انکے اصحابون
کو کفار مکہ اور اور ونکی طرف سے صدہا تکلیفین پہونچین اور کیسے کیسے دکھ سہے آپکو معلوم ہوگا لیکن
توبھی آپ کبھی زبان پر اُف نہ لائے نہ کسی کو بد دعا کئے غیر مذہب والون سے بھی خندہ پیشانی سے
ملتے رہے حتی کہ کافرون نے آپکے دندان مبارک کو شہید کرکے خون کے فوارے اُڑائے اور کسی
موقع پر آپکی ایڑی شریف مین پتھر مار مار کر خون کے نالے بہائے مگر واہ رے آپکے اخلاق حمیدہ کہ
آپ پھر بھی ذرا تیور نہ بدلے اور ذرا بھی دل اطہر پر غبار کدورت جمنے نہ دئے یہ کیون آپکو اتفاق کا
بہت ہی خیال تھا نفاق سے کوسون دور رہتے تھے محبو دنیا مین رہکر آسانی کے طالب رہوگے
تو ہمارے گناہ کی کشتی بحر عصیان سے کیونکر پار ہوگی اور تکلیف جھیلکر اتفاق سے محبت رکھوگے تو یاد
رکھو کہ یہی لفظ اتفاق ہمارے لئے کشتی بنکر اپنی پشت پر ہمین بٹھاکر بحر عصیان سے پار کرتا ہوا
بہشت مین پہونچاکر حق کے دیدار سے مشرف کر دائیگا جو کہ جنت کی تمام نعمتون سے کہین اعلیٰ حق
کا دیدار ہے اور یہ ظاہر ہے کہ آسانی کیوقت خدا و رسول بھول جاتے ہین اور مصیبت مین وہ دونون
یاد رہتے ہین تو جب وہ یاد رہینگے تو ہمارے گناہ کی کشتی کیونکر نہ پار ہوگی اب اس معما کیطرف بھی
غور فرمائین کہ لفظ نفاق مین چار حرف ہین پہلا نون دوسرا فا تیسرا الف چوتھا قاف تو نون
سے مراد نالائق اور نادان ہے اور فا سے مطلب فاقہ اور فقیر ہے اور الف سے مقصود احقر اور
اذل ہے اور قاف سے مدعا قہر خدا و قعر دوزخ ہے تو یہ سب ملکر کہتے ہین کہ ہم چارونکو جو انسان
اپنے دل مین بٹھالیگا تو ہم سب اسکو ملکر نالائق اور نادان اور فاقہ مست اور فقیر اور لوگونکی نظرون
مین رذیل و حقیر بناکر خدا کے قہر و غضب مین ڈالکر قعر دوزخ مین ڈھکیل دینگے چنانچہ قول باری
بھی ہے ان اللہ جامع المنافقین والکفرین فی جہنم جمیعا اور لفظ اتفاق مین چھ حرف ہین
پہلا الف اور دو تے (مشدد) چوتھا فا پانچوان الف چھٹا قاف تو الف سے مدعا اللہ اور احمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت رکھنے والا اور پہلے تے سے مقصود جانکنی اور موت کی تلخی سے رہائی پانیوالا
اور دوسرے تے سے مطلب قیامت کے عذاب کی تلخی سے رستگاری دلانیوالا اور فا سے مراد
دونون جہان سے فائدہ اوٹھانیوالا اور فقر و فاقہ سے دور رہنے والا اور دوسرے الف سے
حاصل احکم الحاکمین یعنے خدا اور افضل المرسلین یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انس مین غرق ہوجانیوالا
اور قاف سے قرب الٰہی اور قرب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونیوالا اور قہر مولا اور قعر دوزخ سے
نجات پانیوالا یہ سب متفق ہوکر یہ ارشاد کرتے ہین کہ اے انسان بے بنیاد ای حنفی والو اسلام والو

اگر تم ہمین اپنے دل کے کسی گوشے مین بٹھالوگے تو خدا وحدہ لاشریک کی ذات والاصفات سے
امید واثق ہے کہ تمھین ضرور ضرور تلخی موت و تلخی عذاب و قہر مولا و قعر دوزخ سے نجات اور
تمھارے لئے ان باتون کا فائدہ اور نفع دلاکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی سفارش
کرکے اور ان دونون کی محبت کا صلہ دلاکے جنت پُر نعمائے لذت مین باطمینان پہونچاکے قرب
الٰہی مین داخل کردینگے پھر وہ پروردگار عالم تمھین اپنے دیدار پُر انوار سے مشرف فرمائیگا جیسا کہ
انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون ۔ تحقیق کہ کل مومن
مسلمان آپس مین بھائی ہین پس اپنے دو بھائیون مین صلح کرلو اور اللہ سے ڈرو شاید کہ تم
رحم کئے جاؤ۔ مسلم شریف مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب مسلمان آپس مین بھائی
بھائی ہین پس ہر ایک کو چاہئے کہ کسی مسلمان پر نہ ظلم کرے نہ اوسے کسی ہلاکت مین ڈالے
یعنے کسی دشمن کے ہاتھ نہ چھوڑے بلکہ اس کی مدد کرے اور جو کسی مسلمان کی حاجت پوری کرنے
مین کوشش کرتا ہے تو خود اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت روائی مین ہو جاتا ہے اور جو کسی مسلمان
کا رنج والم دور کرے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے غمون سے ایسکے بڑے غم کو دور کردیتا ہے
اور جو کسی کا عیب چھپاوے تو حق تعالیٰ حشر کے روز اسکا عیب پوشیدہ کردیگا۔ عزیز و برائے
خدا تم آپس مین اتفاق رکھو خلوص نیت سے ملتے جلتے رہو غیرون کو خود سے اعلیٰ جانو اور
خود ذلیل بنے رہو۔ دل مین ذرہ بھی کدورت نہ آنے دو کہ یہ ہی بہت بڑی بلا ہے جب قرآن
اور حدیث سے معلوم ہوچکا کہ مسلمان سب ایک ہین تو اونپر ظلم نہ کرو اگرچہ اپنا حق بھی کچھ
ضائع ہو نہ اوسے ہلاکت مین ڈالو ورنہ چاہ کن را چاہ در پیش کی مثال موجود ہے نہ کسیکی
آبرو لو نہ تہمت لگاؤ نہ چغلی کھاؤ نہ اوسے حقیر جانو اگرچہ ہنود ہو نہ ذلیل کرو اگرچہ غلام
ہی ہو ہر مسلمان کی مدد کرتے رہو اور ہر تکلیف کی بات سے بچتے رہو جسنے ایسا کیا بس وہی
مسلمان اور ایمان والا ہے اور جو ایسا نہ کیا تو یہ ہی منافق ہے جسکے لئے دوزخ ہے ہمارے
مالیگاؤن کے ایک مولوی اور ایک ملا کے نفاق کا بالکل تازہ لطیفہ ملاحظہ ہو ایکروز مسجد مین
پہلے مولوی صاحب آئے وضو کرکے نماز پڑھنے لگے کہ اتنے مین ملاجی بھی آگئے ور وضو کرکے
مولوی صاحب کے بائین بازو قریب ہی ہوکر نماز شروع کردیئے اتفاق سے قعدۂ اخیر مین
مولوی صاحب بیٹھے اور ملاجی قعدہ اولیٰ مین دونون پاؤن عورتون کی طرح داہنی طرف
نکالکے بیٹھے تو ملاجی اپنے پاؤن سے مولوی صاحب کی ران مین دو ایکدفعہ کھود کریدکر مولویصاحب

داہنی طرف ذرا کھسک گئے ادہر ملاجی بھی ذرا گھسکنیان مار کر پھر بدستور سابق کھود کرید کرنے لگے
اور لطف یہ کہ ابھی دونون حضرات نماز ہی مین ہین پھر تو مولوی صاحب کا غصہ تھما او تھا کچھ التحیات
پڑھے کچھ نہین نہ سلام پھیرے نہ کلام کئے فوراً اوٹھکر ملا کی ران مبارک پر صرف ایک ہی لات
مار کر بھاگنے لگے اتنے مین ملاجی بھی نہ فرشتون کو سلام کئے نہ مقتدیون سے رضا لئے مسجد کے
فرش ہی پر مولوی صاحب کو پیار سے بغل مین دبا کے خوب زدوکوب کئے اس شتر کی جھپیٹ
مین ان کی پگڑی فرش معنبر پر رونق افروز ہوئی پھر کسیطرح ملا سے چھوٹ چھٹا کر ایسا بھاگے
کہ گھر ہی جا لیا پھر ادہر دوسرون نے ملا کی بھی اچھی خبر لی۔ معاذ اللہ یہ نفاق کا مزہ اور ایسے
ایسے لوگون کی علمیت اور جہالت کا یہ طرہ کیا خوب۔ عزیز و مسلمانو تم آپس مین اتفاق رکھو
حتی کہ اپنے مسلمان بھائی کے ہر کام مین شریک رہکر انکی امداد کرو انکے رنج سے رنج اور انکی
خوشی مین خوشیان مناؤ لیکن اب ہمارے اکثر مسلمان بھائی اس کام پر آمادہ ہو گئے ہین کہ حق کا
ناحق اور ناحق کا حق۔ سچ کا جھوٹ اور جھوٹ کا سچ اور حرام کا حلال و حلال کا حرام غلط کا صحیح
اور صحیح کا غلط اوس جماعت مین اونکے جیسی اور اس فریق مین انکے موافق کہکر ہر جماعت اور
برادری مین فساد پیدا کر دیتے ہین اور دو مسلمان بھائیون کو آپس مین لڑا دیتے ہین حیف صد حیف
ایسے ہی لوگ چغلخور اور جھوٹے اور مفسد کہلاتے ہین اور یہ ہی لوگ فاسق اور منافق ہوتے ہین
خود تو میان مٹھو بنجاتے ہین اور دوسرے طرح طرح کی تکلیفون مین مبتلا ہو جاتے ہین میرے
دوستو ایسے کامون سے تمھین نہ رحمٰن ہی ملیگا نہ رام ہی سے ملاقات ہوگی کھڑے جہنم مین
جھونک دئے جاؤگے اسدن تمھارا قافیہ تنگ ہو جائیگا حسرت ہی حسرت کا سامنا ہوگا مجبو
فساد ایک ظلم صریح ہے جہانتک ممکن ہو اگر دو مسلمانون یا کسی جماعت کے برادریون مین پھوٹ
ہو تو کسی نوع سے سچ اور جھوٹ بول بولا کر اور اس تنازع کو رفع دفع کر کے ان مین صلح اور اتفاق
کرا دو اگر تم ایسا کروگے تو تمھین روزہ زکوٰۃ کا ثواب بے انتہا ملیگا کیونکہ اتفاق بہت بڑی عبادت
اور حسن عادات ہے اور یہ بھی ہے کہ انسان جب کسی انسان کو آسودہ حال دیکھتا ہے یا اور کسی
قسم کی خوشحالی جان لیتا ہے تو اسکے سینکڑون حاسد ہی حاسد نظر آتے ہین یا سمجھ لیتے ہین کہ
ان دونون مین پیار محبت اور دوستی ہے تو فوراً وہ ادہر اودہر کی جھوٹ باتین بنا کر ان کی
دوستی مین خلل ڈالکر آپ خوشی مناتے ہین اور انہین نفاق پیدا کر دیتے ہین بھلا اس سے انھین
اونھین کیا فائدہ حاصل ہوا اور کونسا مزہ ملا نعوذ باللہ منہا جسکو اللہ تعالیٰ آسودہ حال رکھے

یا اولاد اور مال دے یا علم وہنر عطا کرے یا حسن و جمال بخشے تو دوسرونکا کلیجہ کیون پھٹے کیا یہ باتین تمھارے قبضہ مین ہین کیا حسد اور تمھاری اس دشمنی سے ان چیزونکو وہ واپس لے لیگا ہرگز نہین اللہ تعالیٰ کافرون اور غلامون اور دوستون اور دشمنون سب کو یکسان سمجھتا ہے جس کی قسمت مین جو لکھ چکا وہ عطا کرتا ہے بقول سعدی۔ ؎

دوستان را کجا کنی محروم ٭ توکہ با دشمنان نظر داری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسد اور دشمنی اور نفاق مین کچھ بھی لذت نہین البتہ حاسدون کی نیکی حسد کرنے سے جل جاتی ہے جیسے لکڑی آگ کو جلا ڈالتی ہے جب قرآن اور حدیث سے ظاہر ہو چکا کہ کسیکی بے عزتی زبان اور ہاتھ سے نہ خود کرین نہ کسیکو اشارہ کرین نہ کسی کو حقیر جانین کہ تقوی اور پرہیزگاری کے صریح خلاف ہے اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ جو متقی اور پرہیزگار ہے وہ مسلمانون کی حقارت نہین کرتا نہ مال اور آبرو لیتا نہ خیانت نہ ظلم نہ پردہ فاش کرتا کیونکہ ظلم خون کرنے کے مانند ہے اور ظلم و حسد اور نفاق کرنیسے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اگر حضور مسلمان ہین تو جبر اب سے ہی خیال فرمائین اور ہر طرح مسلمانون کی خیرخواہی مین رہین اور بغض۔ حسد۔ عداوت۔ نفاق سے باز رہین اور ان کے جسم کو اپنے جسم سا جانین کہ اسی مین فلاح دارین اور خوشی رسول الثقلین ہے تو ہر شخص کو لازم ہے اگر مسلمان ہے تو ہر انسان کے ساتھ نفاق اور حسد اور عداوت نہ رکھے بلکہ ہمیشہ خوشخوئی سے پیش آوے کیونکہ یہ اللہ کی رحمت کا سبب ہے اور جسپر اللہ کا رحم ہے وہ نرم دل ہوتا ہے اور جس سے وہ ناخوش ہے وہ بدخو اور سخت دل ہوتا ہے اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ عمدہ اخلاق وہی ہے کہ باوجود زور اور طاقت بدلہ نہین لینا اور اپنے دشمنون۔ مخالفون۔ حاسدون اور بدخواہون سے احسان و مروّت و محبت رکھنا اور انکی خطاؤن سے درگذرنا اور ان کی بدخواہیون کو فوراً معاف کر دینا انکی عداوت و بغاوت و رنج دہی پر صبر کرنا اور برائی کے عوض بہر حال اونسے بھلائی اور ان کو عمدہ الفاظ سے یاد کرنا ان کے لئے دونو جہان کی نیک دعا کرنا بس یہ ہی طریقہ بہت اعلیٰ ہے اور اسی کا نام اتفاق ہے پس یہ احقر آپ سے سچ کہتا ہے کہ جب اسطرح مسلمانون مین اتفاق ہو جائیگا تو یہ ہی اسلام جو آج نفاق کے باعث تنزلی مین جا رہا ہے وہ بدرجہا ترقی کر جائیگا اور ہر ایک صاحب ایمان کے دل سے ظلم۔ ستم۔ کینہ۔ بغض۔ عداوت۔ کذب۔ بہتان۔ لعن طعن۔ خیانت۔ حسد

غیبت ۔ چغلی ۔ لاسخن ۔ فحش ۔ نفاق ۔ تکبر ۔ غصہ ۔ فخر ۔ گھمنڈ ۔ غرور وغیرہ وغیرہ بالکل دور ضرور
ہو جائیگا اور عدل ۔ انصاف ۔ محبت ۔ شفقت ۔ رحمت ۔ الفت ۔ مروت ۔ چاہت ۔ ہدیہ ۔ تحفہ ۔
احسان ۔ انعام ۔ نرم کلام ۔ مصافحہ ۔ سلام وغیرہ وغیرہ جاری اور لازمی ہو جائیگا ۔ لہذا مہربانو تم
آپس مین اتفاق رکھو ۔ کوئی ایسی بات نہ ہونے پاے جس سے جھگڑا اور دشمنی پیدا ہو جاۓ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اختیار کرو قال اللہ اور قال الرسول پر عمل کرو اگر کسی مسجد پر
کبھی کسی امر مین جھگڑا ہو جاۓ تو اول اسے کسی نوع سے مٹا دو مگر اون سے یا اس مسجد سے جدا
ہو کر دوسری مسجد قائم نہ کرو اسلیے کہ اس مسجد کا کیا قصور ہے البتہ بانی مسجد اگر یہ فخر جتلاوین
یا یون کہین کہ یہ ہماری مسجد ہے ہم نے اپنا صرفہ کر کے تیار کیا ہے اسکی بنیاد ہم نے رکھی ہے
یہان زحمت اوٹھائی ہم نے وہان محنت کی یہ کیا وہ کیا غرضکہ انکی کسی باتون سے فخر اور ریا
ظاہر ہو تو اب تم یہ سمجھ لو کہ یہ مسجد بھی ضرار ہی مین داخل ہے اسلیے کہ وہ خاص لوجہ اللہ نہ ٹھہری
بلکہ فخر وریا کی ہوئی جیسا کہ پہلے گذر چکا وہان ملاحظہ ہو اور وہان سے الگ ہو جاؤ کسی دوسری
مسجد مین جا کر نماز ادا کرو اگرچہ اس سے کچھ دور ہی جانا پڑے ذرا تکلیف ہی جھیلو مگر دوسری
مسجد کی بنیاد نہ رکھی جاۓ تا کہ ضرار مین شمار نہ ہو اور امید ہے کہ اکثر شہرون اور گاؤن مین
تحقیق کے بعد مسجد ضرار دو چار ضرور ہی نکلیگی مگر مجھے یہان ان چوہون کی حکایت یاد آگئی کہ
ایک روز بہت چوہے جمع ہوۓ اور دروازہ بند کر کے یہ مشورہ کرنے لگے کہ ہم لوگ کسطرح بلی
کے ہاتھ سے بچین اور بے ڈر ہو کر اپنی اوقات بسر کرین اس امر مین بہت دیر تک تجویز کرتے رہے
لیکن کسی کی کوئی بات پسند نہ آئی آخر ایک چوہا جوان جو نہایت فصیح اور بلیغ تھا کھڑا ہو کر بولا
کہ دشمن سے بچنے کی یہ بہت عمدہ حکمت ہے جسے ابتک مین چھپا رکھا تھا تو یہ چاہیے کہ بلی کے گلے
مین گھنٹا باندھا جاوے اسکے ہلتے ہی ہم خبردار اور ہوشیار ہو جاوین اور اپنا اپنا رستہ لین یہ بات
سنتے ہی سب چوہے بہت ہی خوش ہوۓ اور کہا شاباش تم نے تو بہت اچھی تدبیر نکالی ان
مین سے کسی ایک نے چاہا کہ اٹھکر اسکی تعظیم و تکریم کرین اور شکر بجا لاوین اتنے مین ایک بوڑھا
سیانا چوہا چپ چاپ انکی باتین سن رہا وہ اٹھکر یہ بولا کہ البتہ یہ تدبیر بہت ہی درست اور قابل قبول
ہے اور اسکا مدبر بھی نہایت عقلمند اور تیز فہم ہے لیکن میری دانست مین یہ ہے کہ جب تک وہ
یہ بیان نہ کر دے کہ فلانا چوہا اس بلی کے گلے مین گھنٹا باندھیگا اور اسطرح سے باندھا جائیگا
تب تک اسکی بات کا اعتبار نہ کیجئے اور اس کے شکر گذار نہ ہوجئے پھر تو یہ سنکر سب غور مین پڑے

کہ واقعی بلی کے گلے میں کون گھنٹا باندھنے جائیگا اگر اس تدبیر کے مدبر کو بھیجا جائے تو اُسے بھی وہ بڑپ کرجائیگی اور اگر ہم میں سے کوئی دوسرا باندھنے جائے تو اسے بھی جیتا نہ چھوڑے گی اسی کشمکش میں میں بھی ہوں کہ اگر گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل اور دوسرا شخص بھی کسی ایسی مسجد کو مسجد ضرار نہیں کہہ سکتا اسلیئے کہ جس نے کہا کہ یہ فلاں مسجد ضرار ہے اور واقعی وہ وہی ہے تو خواہ مخواہ اسے تکلیف کا سامنا ہوگا۔ ناظرین میں اسکے متعلق بہت کچھ عرض کرتا لیکن یہان اسقدر وسعت نہیں کہ دل کھولکر قلم کو زور دون ہان یہ رسالہ قول مختار دربابت مسجد ضرار اگر دو چار جزو کا ہوتا تو اسکی اچھی طرح تفصیل کیجاتی (انشاء اللہ) اسلیئے میں نے اپنے قلم کو رد کرکے اسی پر اکتفا کیا جواب بھی۔

شعر

دانا کو تو اک حرف نصیحت ہے کفایہ ۔۔۔ نادان کو کافی نہیں دفتر نہ رسالہ

اللھم ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اللھم ربنا طھر قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریا والسنتنا من الکذب والغیبة واحشرنا علی زمرة محمد صلی اللہ علیہ وسلم وتحت لوائہ وامتنا علی محبتہ وسنتہ اللھم اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین والمؤمنات برحمتک یا ارحم الراحمین

الحمد للہ والمنة کہ یہ رسالہ موسوم بہ **قول مختار دربابت مسجد ضرار** مؤلفہ جناب ابو العمید مولوی عبد المجید صاحب امام مسجد قلعہ مقیم مالیگاؤن تاریخ ۲۷ محرم ۱۳۳۱ھ کو ختم ہوکر ہدیۂ ناظرین ہوا

مین (احقر ابو العمید محمد عبد المجید امام مسجد قلعہ مالیگانوی) یہان اسی کے متعلق ایک فتوی مع استفتاء درج کرتا ہون جو رسالہ الدین النصیحة میں علمائے حیدرآباد کی جانب سے تحریر ہے ملاحظہ ہو **استفتاء** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ احمد آباد محلہ پانچ پیپلی میں چند برادران اسلام نے ایک مسجد بنام نگینہ تیار کی اس میں نماز وغیرہ بھی شروع ہوگئی بعدہ دوسرے چند برادران اہل اسلام نے اسی کے متصل وملحق ایک دوسری مسجد بنانا شروع کیا جسکی ابھی صرف دیوارین تیار ہوئی ہیں اور بہت کام ناتمام ہے اب استفسار یہ ہے کہ ایک مسجد کے متصل دوسری مسجد بنانا شرعاً ہے یا نہیں اور یہ بھی پوشیدہ نہ رہے کہ دوسری مسجد بنانے والے لوگ تو صرف ضد اور عداوت سے یہ کام کررہے ہیں بینوا توجروا **الجواب** درصورت صداقت مستفتی مسجد نگینہ کے متصل وملحق جو

مسجد بنائی جارہی ہے وہ شرعاً مسجد ضرار ہے کیونکہ اسکی بنیاد حسبۃ للہ نہین بلکہ بانیون کو انکے بنانے سے ضد اور عداوت مقصود ہے اور جو مسجد کہ فخر یا ریا دیگر اغراض نفسانی سے بنائی جاتی ہے شرعاً وہ مسجد ضرار سمجھی جاتی ہے تفسیر احمدی کے صفحہ ۴۷۷ مدارک سے اور خزانۃ الروایات کے صفحہ ۴۸ باب المسجد مین تحریر ہے کہ کل مسجد بنی مباہاۃ او ریاءً او سمعۃ او لغرض سوی ابتغاء وجہ اللہ او من مال غیر طیب فہو لاحق بمسجد الضرار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین بھی آپنے عام مسلمانون کو یہ حکم دیا تھا کہ کسی شہر مین دو ایسی مسجدین نہ بنائی جائین جو ایک دوسرے کو ضرر دین چنانچہ تفسیر احمدی کے صفحہ ۴۷۷ مین ملاحظہ ہو اور مسجد ضرار کے متعلق شرعاً یہ حکم ہے کہ ایسی مسجد جلاکر منہدم کر دی جائے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تو حضرت کے حکم سے مسجد ضرار کو جلاکر منہدم کرنیکے بعد اسکی زمین نجاست اور غلاظت ڈالنے کیلیے مقرر کیگئی تھی تفسیر احمدی کے صفحہ ۴۷۸ مین تفسیر بیضاوی اور مدارک سے ہے خزانۃ الروایات کے صفحہ ۴۸ مین تحریر ہے وہان اسکی عربی عبارت دیکھین۔ بنا برین اسوقت مسجد نگینہ کے متصل وملحق ضد وعداوت سے جو مسجد بنائی جارہی ہے وہ شرعاً قابل انہدام ہے واللہ اعلم

مہر از حیدرآباد۔ بمدرسہ نظامیہ مجلس انتظامیہ سنہ ۱۳۰۹ھ باہتمام مہر

محمد زکی مدرس مفتی دار الافتاء مدرسہ نظامیہ۔ صحیح الجواب مہر۔ رقمہ محمد حسین عفا اللہ عنہ المجیب محمد اکبر علی حیدرآبادی طالبعلم نظامیہ۔ الجواب صحیح محمد یعقوب عفا اللہ عنہ اصاب من اجاب۔ سید عبدالرزاق عفا عنہ مدرس نظامیہ۔ المجیب۔ محمد حسین مدرس نظامیہ الجواب صحیح۔ محمد عبدالقادر عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح۔ محمد منیر الدین صدیقی عفا اللہ عنہ فقط۔

مسجد ضرار ہی کے متعلق ہمارے شہر مالیگاؤن کے بھی چند لوگ فتوے بیرونجات سے منگا چکے ہین جن مین سے تبرکاً وتیمناً چند معتبر ومستند فیصلے کا صرف جواب ہی درج کیا جاتا ہے جن حضرات کو دیکھنا منظور ہو وہ ہم سے آکر ملاحظہ کرلین وہ رسالہ اور فتوے موجود ہین کسی کے لئے ممانعت نہین وہ یہ ہے۔ ہو الموفق للصواب۔ یہ مسجد جو کہ بغرض ضرر پہونچانے مسجد اول کے اور نفسانیت سے بنائی گئی ہے یہ حکم مین مسجد کے نہین ہے یہ مسجد ضرار کے حکم مین ہے مسجد ضرار کو حضور نے جلاکر گروادیا تھا اور ایسی مسجد مین نماز پڑھنے سے نماز تو ہوجائیگی لیکن مسجد کا ثواب نہ ملیگا اور ایسی مسجد بنانیوالا گنہگار ہے اسے توبہ کرنا چاہئے

واللہ اعلم۔ المجیب محمد وصی علی ملیح آبادی مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ الجواب صحیح نور الحسن عفی عنہ الجواب۔ اگر فی الواقع مسجد قدیم کے ضرر پہونچانے کے لئے مسجد جدید بنائی گئی تو ایسی مسجد ضرار ہونے میں شبہ نہیں ہے اور ایسی مسجد میں ثواب مسجد میں نماز پڑھنے کا مترتب نہ ہوگا اور جو ایسی مسجد بناوے جس سے تفریق جماعت لازم آوے اور مسلمانوں میں نفاق پیدا ہو ایسا شخص مستوجب وعید ہے واللہ اعلم۔ کتبہ محمد عبد العلیم اصلح اللہ حالہ غازیپوری۔ الجواب واقعی جو اس قسم کی مسجد ہو وہ لائق تخریب و تحریق و کناسہ ہے واللہ اعلم المجیب احقر مؤلف رسالہ ہذا عفی عنہ

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ ہذا

ماشاء اللہ آپ نے اے مولوی عبد المجید
قوم کو اچھی نصیحت کی سبق اچھا دیا

خوب فرمایا ہے ناچاقی کے نقصان کو بیان
حسن نیت کا مکین دے اجر خلاق جہان

لکھدیا صدیق نے تاریخ اس کے سال کی
ہو مسلمانوں میں رسم اتفاق جاودان
۱۳۳۵

وفات علمائے کرام مالیگاؤں سنہ ۱۳۱۲ تا ۱۳۳۵ھ

اوستاذی جناب منشی مولوی محمد یعقوب صاحب امام مسجد بیلباغ۔ ۸ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۲ھ مولوی محمد صادق صاحب بن ملا دین محمد۔ ۲۳ ماہ رجب سنہ ۱۳۱۵ھ اوستاذی حضرت مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب مدرس و بانی مدرسہ بیت العلوم ۲۶ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ھ والد ماجد مؤلف رسالہ ہذا جناب مولانا مولوی حاجی حافظ محمد نصر اللہ عرف حافظ بابو صاحب امام مسجد قلعہ ۷ ماہ رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ آپ سنہ ۱۳۱۳ھ میں حج کعبہ اور زیارت مدینہ کو تشریف لیگئے سنہ ۱۳۱۴ھ میں بعافیت واپس آگئے ہندوستان میں اسی سال پہلے بمبئی سے طاعون شروع ہوا اور اسی سال مالیگاؤں کے شہر کے اندر بڑا سیلاب آیا تھا۔ جناب مولانا مولوی عباس علی صاحب ۱۸ ماہ شوال سنہ ۱۳۲۰ھ جناب مولوی ملا عبد الرحمن صاحب امام مسجد تکیہ۔ ۲۵ جمادی الآخر ۱۳۲۴ھ اوستاذی جناب مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب ۶ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۶ھ جناب ملا مولوی دین محمد صاحب ۱۸ ماہ شوال سنہ ۱۳۲۸ھ جناب میاںجی محمد عبد القادر صاحب مدرس

انجمن ہدایت اسلام ۱۵ر ماہ شوال سنہ ۱۳۳۲ھ رویاء صادقہ اول میرا سچا خواب محرم سنہ ۱۳۳۴ھ
کی ایک رات کو مین نے یہ خواب دیکھا کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب ایک کرسی پر محزون
رونق افروز ہین آپ کے داہنے جانب والد مؤلف رسالہ ہذا دوسری کرسی پر مغموم بیٹھے
ہوئے ہین پھر کیا دیکھتا ہون کہ دیکھتے دیکھتے دو شخص اور لا رہے ہین اتنے مین میرے والد
نے کہا کہ عبدالمجید تو کچھ غم نہ کر تجھے تاکید دیتا ہون ساتھ ہی مولانا صاحب نے مجھ سے
فرمایا کہ یہ دو کرسی میرے دو طلبا کے لیئے ہین ان مین ایک کا نام عبدالمجید ہے پھر مین
جاگ اوٹھا بعدہ مین نے اپنے اس خواب کی تعبیر یہ سوچی کہ والد مرحوم کے اس اشارے
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری والدہ ماجدہ کا اسی سال عنقریب انتقال ہوگا مولانا مغفور
کے قول سے یہ سمجھا کہ ان مین سے ایک کرسی کا مستحق شاید کہ یہ احقر ہی ہو اسلیئے کہ آپ کے
طلبا سے اسوقت ہم تین عبدالمجید تھے آخرش ۲۹ر صفر سنہ ۱۳۳۴ھ کو میری والدہ ماجدہ
انتقال فرمائین اور آپ کے طلبا سے مولوی عبدالسلام صاحب ۸ر تاریخ ماہ ربیع الاول
سنہ ۱۳۳۴ھ کو اور مولوی عبدالمجید بن پیارے حاجی ۱۵ر ربیع الاول سنہ ۱۳۳۴ھ کو قضا فرما گئے
حالانکہ اسوقت مین بھی سخت بیمار تھا حتی کہ ایک روز شہر کی ہر گلی کوچہ مین میرے ہی مرجانیکی
شہرت بھی ہوچکی تھی لیکن کم نصیبی کہ مجھے وہ دولت حاصل نہ ہوئی جناب مولوی حافظ محمد باقر صاحب
۲۸ر ربیع الاول سنہ ۱۳۳۴ھ ثانی شب غرہ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۴ھ کو اپنی والدہ مرحومہ کو مین نے خواب مین یون
دیکھا کہ آپ چارپائی پر لیٹی ہوئی تکلیف کے باعث اپنے ہاتھون اور پیرون کو حرکت دے رہی
تھین گویا نزع کی حالت تھی مجھسے فرمائین کہ عبدالمجید اگلے سال بھی گھر کا کوئی بڑا آدمی
فوت کریگا اس عرصہ مین نیند سے چونک پڑا اسوقت بھی خود ہی کو سمجھا صبح اٹھتے ہی جو کچھ
قرض تھا فوراً ادا کرکے ملک الموت کا منتظر ہوگیا چونکہ اس برس مین بھی مین بیمار ہوگیا تھا
آخر الامر میرا بھانجا محمد اسمٰعیل جو عربی بغیۃ المصلی پڑھتا رہا سولہ برس پانچ ماہ زندہ رہکے ۲۸ر محرم سنہ ۱۳۳۵ھ
کو فوت کرگیا۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگون کو غریق رحمت کرے۔ مولانا عباس علی صاحب بمبئی اور
باقی حضرات مالیگاؤن کے قبرستان مین مدفون ہوئے فقط یہانتک جو حضرات مجھے از بر تھے
ان کو مین نے لکھدیا۔ سہواً جو بزرگ رہگئے ہون مجھے اطلاع ملنے پر انہین کسی دوسرے
رسالے مین درج کردونگا واضح رہے۔ الراجی خادم علمائے سعید احقر ابوالحمید
محمد عبدالمجید عفی عنہ امام مسجد قلعہ مؤلف رسالہ ہذا وغیرہ مالیگانوی۔

اعلان — [illegible]